رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر　　خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر پادشاہی میکرد　　میگفت گدا بودن کنعان خوشتر

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

چندہ سالانہ ۲ / فی پرچہ ۲/

جلد | کاکوری شنبہ یکم فروری ۱۹۴۲ء مطابق ۱۴ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ | نمبر ۱۹

ادبیات

غزل از مولوی حیدر حسن نشتر مرحوم کاکوری

ٹپک کر ڈال دیا آنکھ نے مے خانے میں　　آج تو مے بھی سمائی نہیں پیمانے میں
کی مدد رنگ کے ہیلانے ہی پیمانے میں　　ہے پری شیشے میں شیشہ ہے پری خانے میں
آنکھ کی مبارک نظر صاف یہی کہتی ہے　　خوب ٹھہرا ہے یہ وعدہ کے مکر جانے میں
مست آنکھوں میں یہ بجلی نہیں کرتی گردش　　ناچتی ہے یہ پری جھوم کے میخانے میں
لے رہ حسن لائے مہر سپہر خوبی　　اس طرف ایک کرن مہر سیہ خانے میں
دلبری تم میں ادا داد ادا میں شوخی　　چھوٹے چھوٹے ہیں پر پھیلانے پروانے میں
ہمہ تن محو خیال تصور پہ نثار　　غوطے کھاتا ہوں چھلکتے ہوئے پیمانے میں
مے نہیں کھنچتی ہے تلوار کھنچی جاتی ہے　　بجلیاں بند ہیں انگور کے ہر دانے میں

اُنکے ناوک کی کیا خیر ہے دل میں نشتر
بھاگ کے پھرتے ہیں ارمان اسی ویرانے میں

دُعا

میرے آقا!—

میری التجا تجھ سے یہ نہیں کہ مجھے اس دنیا کے رنج سے آزاد کردے۔ نہیں! میری التجا تو یہ ہے کہ میں اپنے درد و غم کا بلا خوف و خطر مقابلہ کر سکوں۔ درد و غم کا طوفان جو مصیبتوں کی بوچھار ہو — گو تو میرے دل کو اطمینان نہ بخشے!

میری استدعا یہ ہے کہ مجھے رنج و غم پر غالب آنے کی طاقت عطا کر — میرا سہارا نہ ٹوٹے! — میری قوت میرے ہاتھ سے نہ چھوٹے!

اس دنیا میں انتہائی خسارہ اٹھانے کے بعد — اپنے بچاؤ کی ایک صورت — موت — دیکھ کر میں مرنے کی خواہش نہ کروں —

زندگی کے اس ناپیداکنار سمندر سے تو میری کشتی کو کنارے لگا دے — نہیں یہ میری التجا نہیں — مجھے تو تیرنے کی ہمت عطا کر —

میں نہیں چاہتا۔ تو میرے بوجھ سے مجھے ہلکا کردے — بلکہ نہیں! مجھ میں اپنا بوجھ اٹھانے کی طاقت ہو۔

(ماخوذ) ٹیگور

ترجمہ ایم ضیاء الدین صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد ۷ | کاکوری شنبہ یکم فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۹

نظام کی پابندی

حسب ذیل مقالہ ہم اخبار ایمان سے اپنے ناظرین کی دلچسپی اور غور و فکر کیلئے پیش کرتے ہیں۔ دیکھیں اور سمجھیں کہ کیسے کیسے نکات اسمیں بیان ہوئے ہیں۔ (اڈیٹر)

موجودات کی زندگی کا راز کیا ہے؟ — صرف ایک لفظ — یعنے نظام و تنظیم۔

خداوند تعالیٰ نے ہر ایک زندگی کو اس دنیا میں تنظیم کی صورت میں پیدا کیا ہے۔ یعنے اسمیں ایک جزو بمنزلہ مرکز کے ہوتا ہے اور کئی دوسری چیزیں خاص شرائط کے ساتھ اس مرکز کی تابع فرمان ہوتی ہیں۔ کسی وجود کے مختلف اعضاء کا خاص احکام کے ماتحت اپنے مرکز کے تابع رہنے کا نام زندگی ہے۔ اس اصول کی تشریح کے لیے کارخانۂ عالم کی ایک ایک چیز کو اپنے سامنے لائیے۔ پہلے نباتات کو لیجئے۔ یہاں جڑ مرکز ہے اور شاخین پھل پھول اور پتے اعضاء ہیں اور ان سب کے مجموعہ کا نام درخت ہے۔ اس نباتاتی نظام میں درخت کی زندگی اس امر پر موقوف ہے کہ پھل، پھول، پتے اور شاخیں اپنی جڑ کے ساتھ وابستہ رہیں، جہاں یہ وابستگی ذرا کمزور ہوگئی تمام درخت پر خزاں یا موت کی کیفیت طاری ہو جائیگی یہی حال جانوروں اور حیوانوں کا ہے۔ حیوانی نظام میں جب ذرا بھی دل کی حرکت کمزور پڑ جاتی ہے تو تمام اعضائے جسمانی پر بیماری اور موت کی کیفیت وارد ہو جائے گی۔ یہی حال تمام موجودات عالم کا ہے۔ جبتک یہ زمین، ستارے اور چاند اپنے مرکز آفتاب کے ساتھ وابستہ ہیں۔ زندگی ہے۔ جہاں یہ وابستگی ذرا بھی کمزور ہوگی یہ تمام کارخانۂ دنیا درہم برہم ہو جائے گا۔

یہ قانون صرف مادیات ہی پر حاوی نہیں ہے۔ قوموں اور جماعتوں کی زندگی بھی اسی اصول کے تابع ہے اور انکے عروج و زوال کی تاریخ بھی اسی ایک اصول کے ماتحت ہے۔

مسلمانوں کی زندگی بھی اسی اصول پر منحصر ہے۔ امت مسلمہ کی مثال ایک درخت کی ہے جس کی جڑ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں، جبتک امت مسلمہ کے درخت کی ہر شاخ، ہر پتہ، ہر پھول و پھل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیوستہ ہوکر غذا حاصل نہ کرلے اس درخت کو کبھی رونق اور شادابی حاصل نہ ہوگی۔ اگر مسلمانوں کا تعلق حضور کی ذات گرامی سے قوی ہے تو اسلام اور اُس کی تمام نعمتیں عزت، ترقی، فلاح، غلبہ، علم اور دولت وغیرہ اُن کی مٹھی میں ہونگی۔ لیکن اگر امت کا رشتہ اپنے رسول سے ٹوٹ گیا تو پھر انکے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ پچھلی صدیوں میں مسلمانوں نے جو کچھ پایا تھا اُسی مرکز اسلام اور اُسی ذات قدسی کے ساتھ پیوستہ ہوکر پایا تھا اور موجودہ دور میں مسلمانوں نے جو کچھ بھی کھویا ہے اُسی مرکز وحدت سے ٹوٹ جانے کے باعث کھویا ہے۔

دنیا میں خدا کی مخلوق پراگندہ و منتشر تھی اور یہی پراگندگی نظام کائنات میں فساد کا سبب بنی ہوئی تھی۔ اُس وقت خداوند تعالےٰ نے اپنی مخلوق کو اپنی رحیمانہ آواز میں پکارا کہ "اے میرے بندو! جس طرح تم ایک زمین پر اور ایک آسمان کے نیچے بستے ہو اسی طرح تمہارے لیے ایک نظام زندگی (شریعت) مقرر کیا جاتا ہے جسکا مرکز حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ پس تم چاروں طرف اپنی آنکھیں بند کرکے اس مرکز وحدت پر جمع ہو جاؤ۔ تم نے

جن ضروریات کی بنا پر آپس میں تفریق اور تقسیم کا سلسلہ شروع کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ تم سب انسان ایک ہو، تمہارا نظام زندگی بھی ایک ہے۔ اس لئے تم سب اسوقت ایک ہو سکتے ہو جبکہ تمہارا رہنما، امام اور نبی ایک ہو۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ طریقۂ عبادت، ترقی روحانیت تہذیب و تمدن، علم و اخلاق، تدبیر و سیاست، صنعت و تجارت سپاہ گری، نظام عسکری، خدمت خلق، الغرض انسانی زندگی کے جتنے بھی شعبے ہیں ان تمام کیلئے بہترین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے لہذا زندگی کا ہر قدم انھیں کی طرف اٹھاؤ۔ اس کے بعد تم سب ایک قوم اور ایک خاندان بن جاؤ گے۔

خدا کی یہ آواز دنیا میں گونجی اور سب سے پہلے عرب کے سعادتمندوں نے اسپر لبیک کہا۔ وہ اس شمع الٰہی کے گرد پروانوں کی طرح جمع ہو گئے اور پورے اعتقاد و یقین کے ساتھ رسول اللہؐ کے حکم پر آمنا و صدقنا کہا انھوں نے حضورؐ کے اشارۂ ابرو کی تعمیل کیلئے جان و مال کو حاضر کر دیا، ہر فرمان کی بجا آوری میں پوری قوتوں کو استعمال کیا اور اس طرح وہ امت وجود میں آئی جسکی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی اور کائنات عالم میں وہ نظام عمل قائم ہو گیا جو خدائے برتر نے روز ازل سے امت مسلمہ کے لئے محفوظ اور مقدر کر رکھا تھا۔

اس نظام کا سرسری نقشہ یہ ہے ایک خدا، مالک اور ایک رسول، ہادی، وہی رسول روحانی مرشد، وہی بادشاہ، وہی امیر، وہی قاضی، وہی مفتی، وہی سپہ سالار، وہی امام اور وہی استاد، جو کچھ تھا وہی تھا۔ اسی کے ایک اشارہ پر امت کے فردمیں اپنے جسموں سے جدا ہونے کیلئے بیقرار ہو جاتی تھیں اسی کی ایک جنبش چشم سے قوم اپنے خزانوں کو خالی کر دیتی۔ اسی کے حکم سے آنکھیں کھلتی اور بند ہوتیں۔ اسی کے حکم سے قدم اٹھتے اور رکتے۔ اسکے سامنے یہ پوری امت ایک مشین کے پرزوں کی طرح تھی جنمیں صرف ایک روح ایک بجلی کے کرنٹ کی طرح کام کر رہی تھی اور یہ کرنٹ رسول اللہؐ کی محبت اور اطاعت تھی۔ یہی سبب ہے کہ قوم کے نظام کا مرکز امیر کی ذات ہوتی ہے اگر اسکے خلاف کوئی شورش بپا ہوگی تو پورا نظام بگڑ جائیگا۔

نقوش

مردم شماری: — جو مینول سپروائزروں کو ایک چھوٹی سی کتاب کی شکل میں دیگئی ہے اسکے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سپروائزروں (گرداور) کے تقرر کے بعد جسقدر جلد ممکن ہو شہر کا نقشہ، شہری رجسٹر، مینول دیدیے جائیں گے۔

ہم کو جہانتک معلوم ہوا ہے سپروائزروں کو ایک کاپی مینول کی اور ایک مجمل فہرست حلقہ کی دیگئی ہے جس میں سپروائزر اور شمار کنندہ کا نام درج ہے اور حلقہ کے مکانوں کی تعداد لکھی ہوئی ہے۔ اسکے علاوہ اسوقت تک کوئی کاغذ محکمہ سے نہیں ملا ہے صرف ایک مہینہ باقی رہ گیا ہے (وہ بھی ۲۸ دن کا) اور جہانتک دریافت ہوا ہے سوائے مکانوں پر نمبر ڈالنے کے ابتک اور کوئی کام شروع نہیں ہوا ہے۔ مینول میں یہ بھی لکھا ہے کہ دیہی حلقہ میں ۲۲ فروری سے کام شروع ہوگا جسکا مطلب صاف سمجھ میں نہیں آتا۔ مینول کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایک شخص سے اتنے سوالات کرنا ہیں جنہیں کافی وقت صرف ہوگا لیکن یہاں ہنوز روز اول ہے نہ مکانوں کی فہرست ہے اور نہ کوئی رجسٹر کہ جسمیں تمام معلومات پہلے سے جمع کر رکھے جائیں اور ۲۲ فروری سے انکی جانچ کی کارروائی شروع ہو۔ ہم اسکے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ یہ تاخیر کیوں کیجا رہی ہے اگر ۲۲ فروری سے کام کر کے ۲۸ کو مکمل کرنے کی ہدایت پر عمل ہوگا تو کام جیسا ہوگا وہ معلوم۔ ہم کو اسکی بھی اطلاع ملی ہے کہ اکثر سپروائزروں کو اپنے شمار کنندوں کے ناموں کی

"ہم ایک رات مریم بتول کے ساتھ رہے"
"ہم ہی طور سینا پر جلوہ گر ہوئے"

جب رات زیادہ گئی ـــــ درویش اور نازنین حجروں کی طرف بڑھے ـ تو میں اپنے رفیق کے ساتھ دن بھر کی پیاس سے قریب المرگ بہاؤ سے اتر رہا تھا ـ

حکومت نے اب عمم ماتم کی بر مجالس موقوف کر دی ہیں ـ استنبول کے عیاش ـ سابق خانقاہ نشین اُنکے غم میں مدتوں روئیں گے ـ

موجودہ ترکی حکومت کی اصلاحات الحاد اور بے دینی سے تعبیر کی جاتی ہیں کہ اُس نے اسطرح کی تمام "مذہبی" اور مقدس اعمال و رسوم بند کر دیے ہیں ـ لیکن کیا قارئین کرام میں سے کوئی بزرگ یہ بتلائیں گے کہ اسلام کے نقطۂ خیال سے اس طرح کی رسوم کیا حکم رکھتی ہیں اور انکا انسداد الحاد و بے دینی ہے یا "امر بالمعروف" اور "نہی عن المنکر" کا قیام ہے ـ (ماخوذ)

کتاب "گلزار افکار"

(از جناب ناظر کاکوروی)

عزیزی محمد علی صدیقی کاکوروی بی ـ اے، ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ (مسعود منزل) بریلی نے مجھ کو لکھنؤ میں اپنے خاندان کی تین نایاب قلمی کتابیں دکھلائیں جو صد درجہ بوسیدہ تھیں ان کتابوں میں دو یورپ کے سفرنامے تھے اور تیسری کتاب مختلف خطوط کا مجموعہ تھی جو محمد علی کے پردادا مولانا عبدالاحد نے اپنے احباب کو لکھے تھے اگر یہ خطوط شائع ہو گئے تو طلبا کی عام قابلیت بڑھانے میں یہ خطوط ضرور مدد دینگے ـ

مولوی عبدالاحد شیخ ہدایت النبی (از اولاد مخدوم نظام الدین برادر شیخ سعدی کاکوروی) کے صاحبزادے تھے آپ عالم متبحر اور فاضل بے عدیل تھے تمام عمر تقریباً بنگال میں صرف ہو گئی قرین قیاس ہے کہ ڈاکٹر گلکرسٹ نے جو کالج کلکتہ میں قائم کیا تھا مولوی صاحب بھی اسمیں شامل ہو گئے تھے اور اسی تقریب سے وہ زیادہ تر کلکتہ میں رہے عربی و فارسی میں بہت قابل تھے جو انگریز کہ ولایت سے آتے تھے انکو تعلیم دیتے تھے ـ کرنل بیلی اور میگناٹن اُنکے شاگرد تھے ـ کلکتہ میں بہت ذی عزت تھے مدت سے پہلے وطن آئے پھر اکبرآباد چلے گئے وہاں عدالت صدر دیوانی میں ملازم ہو گئے ـ پنشن لے کر وطن آئے تھے کہ پیام اجل آگیا اور اپنے مکان کے متصل املی کے درخت کے نیچے اپنے عم مکرم شیخ کلیم اللہ کی قبر کے برابر جانب مغرب دفن ہوئے ـ

اس مجموعہ میں ۵۳ خط شامل ہیں جس میں تقریباً چالیس خطوط بالکل اچھی حالت میں موجود ہیں ـ اول سات صفحات میں رسمی تمہید اور سبب تالیف کا بیان ہے اُسکے بعد اصل خطوط ہیں مشکل الفاظ کی شرح حاشیہ پر موجود ہے ـ

خطوط ـ پہلا خط سید علی طباطبائی کے نام ہے دوسرا خط اُس کا جواب ہے ـ تیسرا خط کسی عزیز نے بریلی سے بھیجا ہے ـ چوتھا خط مولف نے اکبرآباد سے کسی خط کے جواب میں لکھا ہے ـ پانچواں خط کسی دوست کا ہے جو کامنپور (کانپور) سے مولف کو لکھا گیا ہے ـ چھٹا خط اسی کا جواب ہے جو اکبرآباد سے لکھا ہے ـ آٹھواں خط کسی نے کانپور سے لکھا ہے نواں خط کسی عزیز نے لکھنؤ سے لکھا ہے ـ اسی طرح تمام خطوط ہیں ـ تیئیسواں خط کسی صاحب کا ہے جو مولف کو کاکوری کے پتہ سے بھیجا گیا ہے چوبیسواں خط اسی کا جواب ہے جو مولف نے کاکوری سے لکھا ہے ـ

ان خطوط کے متعلق خود جناب مولف نے بائیسویں خط میں اکبرآباد سے کسی اپنے دوست کو حسب ذیل لکھا تھا ـ

"کہ اگر در رقعات ایں ہیچمداں کہ تماماً از مزخرفات است جائے سہوے و خطائے بنظر شفقت اثر در افتد از راہ عیب پوشی اصلاح دادہ بندہ را باخبار آں ممنون و مرہون منت فرمایند تا در اصل کتاب درستی آں بیجا بسنایم

وعزیز ترصد آں کہ مشاطۂ طبع صاف آں معدن گوہر بزلۂ حسن اوصاف عرائس رقعات عزیزاں و دوستاں رفیع الشان آنرا کہ پیرایۂ جمال و زیور کمال آراستہ و مسمی الوشیح و ترجیح است علیٰ حالہا گذاشتہ و از زیور اصلاح پرواپند اشتہ زیب و زینت آں نقاش کہ از عیوب و نقائص مصئون است بہ پرواز ملا مسلام (باقی آئندہ)

وطن کی خبریں

نوٹ:- اعزہ، احباب، درجملہ اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اور اطلاعات دفتر میں دانہ کر کے مشکور کرتے رہیں (اڈیٹر)

موسم:- گذشتہ عشرہ میں سردی نے خوب زور دکھایا۔ اکثر ابر بھی آسمان پر چھایا رہا اور ہوا بھی تیز اور خنک چلی آسمان کھلے ہونے پر دھوپ میں بیٹھنے کی فکر ہوتی تھی اور ابر کی حالت میں آگ سے بھری انگیٹھیاں کمروں اور دالانوں میں رکھی جاتی تھیں۔ اسطرف بوندا باندی تو نہیں ہوئی البتہ دور دراز مقامات سے نہ صرف پانی برسنے بلکہ برف و پالا گرنے کی اطلاعات آئی ہیں۔ راتوں کو بھی ہوا تیز چلنے کی وجہ سے پالا اتنا شدید نہیں گرا کہ کاشت وغیرہ کو نقصان ہو۔

آب و ہوا:- بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے کوئی خاص شکایت نہیں سنی گئی۔

تقریبات:- (۱) منشی انوار احمد علوی ایم۔ اے خلف اصغر منشی مقبول علی مرحوم (ربجیہ تلہ) کا عقد نکاح ۱۰ر جنوری ۱۹۴۱ء (۱۰ر ذیجہ ۱۳۵۹ھ) بروز شنبہ مولوی سعید الدین مرحوم کی واحد یادگار بیٹی سے بعد نماز عصر جناب منشی احتشام علی صاحب کی کوٹھی میں ہوا تھا۔ بعد نکاح خوانی نوشاہ کے احباب اور عزیزوں نے تہنیت سہرے اور مبارکبادیں پڑھیں۔ نو بجے شب کو رخصتی عروس عمل میں آئی۔ ہم نوشاہ انکی والدہ محترمہ برادر اور دیگر اعزا کو و نیز عروس کی والدہ، دونوں ماموں اور خان بہادر چودھری نبی احمد صاحب (جنھوں نے لڑکی کی پرورش بہت کم عمری سے کی) دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ۱۹ر جنوری کو بوقت دوپہر دعوت ولیمہ اور شب کو بجانب عروس دعوت چوتھی ہوئی تھیں۔

(۲) ۲۶ر جنوری ۱۹۴۱ء (۲۷ر ذیجہ ۱۳۵۹ھ) بروز یکشنبہ ۱۱ بجے دن کو بمقام مولوی محلہ مسجد بارہ دری جناب قاضی القضاۃ بہادر مغفور منشی محمد عبد العلیم علوی سادہ باسلی خلف اکبر حافظ حکیم عبد الحلیم صاحب علوی (احاطہ رحیم باسط) کا عقد نکاح قاضی علیم الدین مرحوم کی اکلوتی بیٹی کے ساتھ ہوا تھا۔ اور سہ پہر کو رخصتی عروس عمل میں آئی۔ ہم نوشاہ انکے والدین و اعزہ اور قاضی علیم الدین مرحوم کی بیوہ و دیگر اعزہ کو ہدیہ تہنیت تبریک پیش کرتے ہیں۔ حافظ حکیم عبد الحلیم صاحب علوی کی جانب سے ۲۷ر جنوری ۱۹۴۱ء کو دوپہر کے وقت اعزہ و احباب کی دعوت ولیمہ ہوئی تھی جسمیں لکھنؤ سے چودھری نعمت اللہ ایڈوکیٹ و سابق جج الہ آباد ہائیکورٹ، انکی صاحبزادی کنیز فاطمہ حیا اور بھائی چودھری نعیم اللہ صاحب ایڈوکیٹ نے بھی شرکت کی تھی۔ شب کو بجانب عروس نوشاہ اور انکے اعزہ و احباب کی دعوت ہوئی تھی۔

معاودت وطن و واپسی:- تقریبات کے سلسلہ میں حسب ذیل حضرات کے کاکوری آنے کا حال معلوم ہوا ہے اور یہ بھی دریافت ہوا ہے کہ اکثر لوگ اپنے اپنے مستقروں پر واپس گئے ہیں۔ خانصاحب حاجی انعام علی عباسی آگرہ سے۔ خان بہادر چودھری نبی احمد ریاست چرکھاری سے۔ سید عبد الحکیم علوی کلکتہ سے حکیم بشیر علی علوی کانپور سے۔ سید مشیر علی عباسی آگرہ سے۔ منشی کاظم رضا علوی حیدر آباد سے۔ سید اظہر الدین احمد حیدر آباد سے۔ منشی سراج احمد علوی فانی ایم۔ اے گورکھپور سے منشی ایوب احمد ایڈوکیٹ گونڈہ سے۔

رخصت پر روانگی:- معلوم ہوا ہے کہ قاضی ابرار احمد ڈپٹی ماسٹر ڈاکخانہ کاکوری جنکی نامزدگی سال گذشتہ انسپکٹری کے عہدہ

۳۰ر جنوری کو علے الصباح تیز بارش ہوئی اور ہلکا جھیلا چھوٹے چھوٹے اولوں کا بھی گرا۔ سردی اور چمک گئی ہے۔ بارش سے فصل کو فائدہ ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

کیلئے ہوئی تھی اور اسکا امتحان مقابلہ مارچ ۴۲ء میں ہونیوالا ہے۔ تیاری امتحان کیلئے پوسٹ ماسٹر صاحب ایک ماہ کی رخصت پر ۲۶ر جنوری ۴۲ء سے گئے ہیں اور انکی جگہ پر حافظ سیتاپور سے آئے ہیں۔ خدا کرے قاضی ابرار احمد صاحب امتحان میں کامیاب ہوں اور حلقۂ کاکوری میں انکی تعیناتی ہو۔ ساتھ ہی ہمکو اسکی امید قوی ہے کہ حافظ صاحب کے ایک ماہ قیام میں پبلک کو کوئی شکایت نہ ہوگی اور وہ اپنے پیشرو کی ہر دلعزیزی و نیکنامی کو قائم رکھیں گے۔

صحت و تندرستی:۔ (۱) والدہ مولوی خلیل احمد عباسی کی طبیعت اگر دو ایکدن چاق رہتی ہے تو دوسرے تیسرے دن ہلکا یا سخت کوئی دورہ قلبی ہو جاتا ہے جس سے پھر طبیعت نڈھال ہو جاتی ہے۔ حکیم مشیر الحسن صاحب کی دوا سے فائدہ معلوم ہوتا ہے لیکن ابھی تک مرض پورے طور پر دفع نہیں ہوا۔

(۲) والدہ ضمیر الدین علوی کو پہلے کے مقابلہ میں بہت فائدہ ہے ورم جگر بھی بہت خفیف رہگیا ہے اور بہ نسبت پہلے کے اب کچھ قوت بھی معلوم ہوتی ہے دوا کا استعمال جاری ہے اور ڈاکٹر سید محمد ہاشم توجہ سے علاج کر رہے ہیں۔

علالتیں:۔ (۱) مولوی شفیق احمد عباسی کے متعلق رتلام سے دریافت ہوا ہے کہ اب بخار نہیں البتہ کمزوری اسقدر بڑھ گئی ہے کہ قلبی دورے پڑنے لگے ہیں جنکی وجہ سے قوت عود نہیں کر رہی ہے خدا کرے اس درمیان میں قلبی تکلیف بھی رفع ہو گئی ہو اور طبیعت مائل بسکون ہونے کے ساتھ قوت بھی آ رہی ہو۔

(۲) مولوی جلیل احمد عباسی خلف مولوی خلیل احمد عباسی کو بخار کم ہو گیا تھا اور ڈاکٹر متعلج کی ہدایت کے موافق اپنی تعلیمی سلسلہ میں اجمیر چلے گئے تھے لیکن وہاں پہونچکر پھر بخار تیز آنے کی اطلاع آئی ہے اللہ تعالے رحم فرمائے اور جلیل احمد سلمہ کو جلد صحیح و تندرست فرما کر والدین اور یہاں کے اعزا اپنے دادی صاحبہ اور پھوپھیوں کو مطمئن فرمائے۔

(۳) اہلیہ مولوی مقبول الدین صاحب علوی کو اسطرف کوئی شدید دورہ درد کا نہیں ہوا جس سے مریضہ بہت بے چین ہو جاتی ہیں۔

گلٹی اور ورم میں بظاہر کوئی کمی نہیں معلوم ہوتی البتہ گلٹی کی سختی میں کچھ کمی بتائی جاتی ہے۔ ملیح آبادی نفتر کی خارجی دوا کا استعمال ہوتا ہے اور پینے کا نسخہ لکھنؤ کے حکیم کا ہے۔ اللہ جلشانہ مریضہ کے مرض کا جلد ازالہ فرما کر صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(۴) قاضی راشد علیخاں عباسی کے انجکشن ہو رہے ہیں تقریباً انجکشن ہو چکے ہیں۔ آنکھ کی شکایت میں تخفیف ہونا بیان کرتے ہیں خدا کرے اس طریقہ علاج سے یہ شکایت پورے طور پر دفع ہو کر پھر مرض عود نہ کرے۔

(۵) ہمشیرہ مولوی سلطان یاور علوی کی حالت بدستور ہے اس عشرہ میں دوا سے کوئی خاص فرق نہیں محسوس ہوا۔ آنکھیں بدستور بند ہیں جسکی وجہ سے بہت زیادہ بے چین رہتی ہیں۔ باری تعالے مریضہ کی تکلیف جلد رفع فرمائے۔

(۶) کلکتہ کی ایک تحریر سے جو ۲۰ر جنوری کی لکھی ہوئی ہے اور ۲۹ر جنوری کو موصول ہوئی دریافت ہوا کہ قاضی اظہار علیخاں عباسی کو گلے کے غدود (ٹانسلز) کی دیرینہ شکایت کے شدید دورہ کی وجہ سے گذشتہ عشرہ میں نزلہ کا زور ہوا کھانسی آنے لگی اور تھوڑا بخار بھی رہنے لگا تھا۔ ۱۴ر جنوری کو ریلوے اسپتال میں داخل ہو کر اپریشن کرا لیا تین چار دن اسپتال میں رہنے کے بعد مکان واپس آ گئے ہیں۔ کئی دن سے سوائے دودھ و سنگترہ کے عرق کے کوئی غذا نہیں ہوئی جس سے ضعف ہو گیا ہے۔ بخار اب نہیں معلوم ہوتا البتہ کسی کسی وقت کھانسی آ جاتی ہے تھوک میں سرخی ابھی تک نمایاں ہے خدا کرے زخم جلد مندمل ہونے کے بعد یہ شکایت پورے طور پر رفع ہو جائے۔ طبیعت چاق و درست ہے اور پھر ٹانسلز کی تکلیف کی شکایت پیدا نہو۔

متفرقات:۔ (۱) معلوم ہوا ہے کہ خانصاحب مولوی نصرت اللہ صاحب بیگ تحصیلدار لکھنؤ بسلسلہ دورہ ۲۰ر جنوری ۴۲ء کو کاکوری آئے تھے۔ تین دن قیام رہا۔ تحصیلدار صاحب بہت خلیق و ملنسار ہیں۔

(۲) جامعہ اردو علیگڑھ کے امتحانات میں جو اوائل نومبر ۴۱ء کو ہوئے تھے ادیب کامل کے امتحان میں درجہ دوم کے اول نمبر کامیاب ہو

(سید محمد مشیر الدین نے یونائیٹڈ انڈیا برقی پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (لال علی) کاکوری سے شائع کیا)